حقوقِ ارتفاق اور حقوقِ آسائش(Easement) کا استعمال:
فقہِ اسلامی اور ملکی قانون کا موازنہ

*ڈاکٹر محی الدین ہاشمی

Abstract

An easement is a right which the owner or occupier of the land has for beneficial use of that land. These rights normally include right of way, right of light & air, right of discharge of household water and right of support etc. Malikiyyah consider extension of these rights according to human needs while other fuqaha have specified their number. Hanafi fuqaha consider easement rights as huqooq-e-mujarradah which are not saleable, anyhow these can be compensated in case of withdrawal from right or settlement of case with consent while jamhur consider most of these as saleable. The crux of the matter relies on the difference of opinion present in the definition of bai' as described by them.

The detail of different easement rights (Huqooq-i-Irtifaq) with juristic opinions and a general comparison with "Easement Act, 1882" has been presented in the article.

حقوقِ ارتفاق:

حقِ ارتفاق(1) اپنی زمین اور جائیداد سے مطلوبہ فائدہ اٹھانے یا مملوکہ زمین سے استفادے کی خاطر دوسرے کی زمین استعمال کرنے کے حق کا نام ہے۔ایسی صورت اس وقت پیش آتی ہے جب کسی دوسرے کی زمین سے فائدہ اٹھائے بغیر اپنی زمین سے بھی مستفید نہ ہوا جا سکے۔احناف نے حقِ ارتفاق کی تعریف یوں کی ہے:

"حق مقرر علی عقار لمنفعة عقار لشخص آخر"(2)

---

*اسسٹنٹ پروفیسر،شعبہ فکرِ اسلامی،علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی،اسلام آباد

(حقِ ارتفاق کسی کی غیر منقولہ جائیداد پر دوسرے شخص کی غیر منقولہ جائیداد کے فائدے کے لیےایک مقرر حق کا نام ہے۔)

مالکیہ کے نزدیک حقوقِ ارتفاق لاتعداد ہیں۔ ان میں توسّع ہے اور ان کا تعلق انسان کے ارادہ والتزامات سے ہے، جب کہ اکثر فقہاء نے حقوقِ ارتفاق کی انواع کو محدود قرار دیا ہےاوران حقوق کی حسبِ ذیل قسمیں بیان کی ہیں۔

الف۔حقِ مرور (راستہ کا حق) ب۔حقِ تعلّی (مکان کی بالائی منزل بنانے کا حق) ج۔حقِ شرب

د۔حقِ مسیل (پانی بہانے کا حق) ھ۔حقِ جوار (پڑوس کا حق)

فقہاءِ احناف کے ہاں یہ حقوق، حقوقِ مجردہ ہیں جنہیں فروخت کرنا جائز نہیں ہے، البتہ بطورِ صلح اور دستبرداری کےان کا عوض لیا جاسکتا ہے۔شرح المجلہ میں اس طرح سے معاوضہ لینے کو جائز قرار دیا گیا ہے۔(3)

اس کے برخلاف فقہاءِ شافعیّہ، مالکیہ اور حنابلہ کا نقطۂ نظر یہ ہے کہ ان میں سے اکثر حقوق کا عوض لینا جائز ہے۔فقہاء کے مابین اس اختلاف کی بنیاد دراصل بیع کی تعریف اور مفہوم میں ان کے مابین پایا جانے والا اختلاف ہے۔(4) حقوقِ ارتفاق کی تفصیل حسبِ ذیل ہے:

الف: حقِ مرور (راستہ کا حق):

اپنے گھر یا زمین تک پہنچنے کے لیے کسی دوسرے کی زمین میں سے گزرنے کے حق کو حقِ مرور کہا جاتا ہے۔اس مسئلے میں کہ آیا وہ شخص جسے حقِ مرور حاصل ہے وہ اپنے اس حق کو کسی دوسرے پر فروخت کر سکتا ہے یا نہیں، اس بارے میں فقہاء کی مختلف آراء ہیں۔ذیل میں مختصراً ان آراء پر روشنی ڈالی جاتی ہے:

حنفیہ کے ہاں حقِ مرور کی خرید وفروخت کے سلسلے میں دو قسم کی روایتیں ہیں۔

زیادات کی روایت یہ ہے کہ حقِ مرور کی بیع جائز نہیں ہے اور ابواللیث نے اس روایت کو راجح قرار دیا ہے(5) لیکن اکثر احناف نے اس بیع کے جواز کا فتویٰ دیا ہے۔صاحب ہدایہ فرماتے ہیں:

راستہ کی بیع اور اس کا ہبہ جائز ہے۔(6)

علامہ حصکفی در المختار میں لکھتے ہیں:

اکثر مشائخ نے جواز کی روایت کو اختیار کیا ہے۔سائحانی اس کے بارے میں لکھتے ہیں کہ یہی صحیح ہے اور اسی پر فتویٰ ہے۔(7)

ابن عابدین حقِ مرور کی بیع کے جواز کی وجہ یہ بتاتے ہیں کہ حقِ مرور کی بیع اس کے زمین سے متعلق

ہونے کی وجہ سے جائز ہے۔(8)

شافعیہ کے نزدیک حقِ مرور کی خرید وفروخت جائز ہے کیوں کہ وہ منفعت کی دائمی فروخت کے جواز کے قائل ہیں۔عبدالحمید شروانی اس سلسلے میں بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"كحق الممرّ إذا عقد عليه بلفظ البيع"(9)

(جیسے گزرنے والے کا حق جب کہ بیع کے لفظ سے معاہدہ طے پا جائے) یعنی اس صورت میں وہ قابلِ فروخت ہوتا ہے۔

حنابلہ بھی حقِ مرور کی بیع کے جواز کے قائل ہیں۔بھوتی کے نزدیک بیع کی تعریف درج ذیل تمام صورتوں کو شامل ہے:

کتاب کی بیع کتاب سے، یا کتاب کی بیع گھر کے حقِ مرور سے، یا حقِ مرور کی بیع کتاب سے، یا گھر کے حقِ مرور کی بیع دوسرے گھر کے حقِ مرور سے۔(10)

مالکیہ کی مشہور تعریف کی رو سے اگرچہ منافع کی بیع درست نہیں ہے لیکن ان کے ہاں موجود کئی عبارات سے اس قسم کی بیع کا جواز ملتا ہے۔

المدونۃ الکبریٰ میں ہے:

"(قلت) أرأيت ان اشتريت طريقا فى دار رجل أيجوز هذا فى قول مالك قال نعم"(11)

(میں نے کہا کہ آپ کا کیا خیال ہے کہ اگر میں کسی شخص کے گھر میں راہ گزر خریدوں تو کیا یہ امام مالکؒ کے نزدیک جائز ہے؟ انہوں نے جواب دیا: ہاں!)

ب۔ حقِ تعلّی (12) (مکان کی بالائی منزل بنانے کا حق):

حقِ تعلّی یعنی گھر کی ایک منزل پر دوسری منزل بنانے کے حق کی بیع سے متعلق فقہاء کی آراء حسبِ ذیل ہیں:

حنفی فقہاء کے نزدیک اگر کسی شخص کا دومنزلہ مکان ہے اور وہ اوپر والی منزل فروخت کرتا ہے تو یہ شرعاً جائز ہے۔ردالمحتار میں ہے:

اگر اوپر کا مکان نیچے والے کا ہے اور اس نے یہ کہا کہ اس کی بالائی منزل کو میں نے تم پر اتنے میں فروخت کیا تو یہ صحیح ہوگا، نیچے کی چھت نیچے والے کی ہوگی اور مشتری کو حقِ قرار حاصل ہوگا۔اگر اوپر والا مکان منہدم ہو جائے تو اس کو اس پر پہلے کی طرح مکان بنانے کا حق ہوگا۔(13)

البتہ محض حقِ تعلّی کی بیع کے عدمِ جواز کے بارے میں صاحبِ ہدایہ فرماتے ہیں:

اگر مکان دو منزلہ ہو اور دونوں منزلیں الگ الگ افراد کی ہوں تو اس صورت میں اگر دونوں منزلیں یا صرف اوپر والی منزل گر جائے تو اوپر کی منزل والے کو اپنا حق فروخت کرنا جائز نہ ہوگا۔

اس کی وجہ وہ یہ بیان کرتے ہیں:

"لأن حق التعلی لیس بمال لأن المال ما یمکن إحرازہ والمال ھو المحل"(14)

(اس لیے کہ حقِ تعلّی مال نہیں ہے، کیوں کہ مال وہ شے ہے جس کی حفاظت وتحدید ممکن ہو، اور مال دراصل وہ جگہ ہے۔)

شافعی فقہاء کے نزدیک حقِ تعلّی کی خرید وفروخت جائز ہے۔ شاطری نے بیع کی تعریف کے بعد لکھا ہے:

جیسے چھت پر عمارت بنانے کا حق کہ اس کی بیع جائز ہے۔(15)

حنبلی فقہاء کے ہاں بھی حقِ علوّ کی بیع درست ہے۔ بھوتی فرماتے ہیں:

''اسی طرح یہ بھی صحیح ہے کہ آدمی مکان یا کمرے کا علوّ خرید لے تاکہ اس پر باہم طے شدہ انداز کی عمارت بنائے یا اس پر طے شدہ لکڑیاں رکھے، کیوں کہ علوّ بھی بائع کی ملکیت ہے۔ لہٰذا اس کی بیع بھی زمین کی طرح جائز ہے ---اسی طرح جو مکان ابھی تعمیر ہونا ہے اس کا علوّ خریدنا بھی جائز ہے۔ بشرطیکہ علوّ اور سفل کے اوصاف بیان کر دیے ہوں تاکہ بیع معلوم ہو۔ علو کی بیع درست ہونے کہ وجہ یہ ہے کہ وہ بھی بائع کی ملکیت ہیں لہٰذا اسے اس کا معاوضہ لینے کا حق حاصل ہے۔''(16)

مالکی فقہاء بھی حقِ تعلّی کی بیع کے جواز کے قائل ہیں مگر ان کے ہاں مجرد فضاء کی بیع جائز نہیں ہے، الّا یہ کہ وہ تعمیر کی غرض سے ہو۔ مدوّنۃ الکبریٰ میں ہے:

میں نے پوچھا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ ایک آدمی اپنی فضا میں سے دس زراع کے اوپر کے دس زراع بیچ دے تو کیا ایسا کرنا امام مالکؒ کے قول کے اعتبار سے جائز ہوگا۔ انہوں نے فرمایا کہ میرے نزدیک ایسا کرنا جائز نہیں ہے الّا یہ کہ اس بات کی شرط لگا دی جائے کہ فضاء کا مالک اس جگہ عمارت تعمیر کرے تاکہ خریدار اس کے اوپر عمارت تعمیر کر سکے تو اس بیع میں کوئی حرج نہیں ہے۔ میں نے پوچھا: آپ کا کیا خیال ہے اگر میں اپنی چھت کے اوپر دس ذراع یا اس سے زیادہ فروخت کر دوں جب کہ میری چھت کے اوپر کوئی عمارت نہ ہو تو کیا یہ جائز ہے؟ انہوں نے فرمایا: یہ میرے نزدیک جائز ہے۔(17)

ج۔ حقِ شرب:

فقہاء کی اصطلاح میں ''حقِ شرب'' کے معنی پانی کی اس مقررہ باری یا حصہ کے ہیں جو فصلوں اور باغوں کی سیرابی کے لیے مقرر کیا جائے۔ حقِ شرب کی بیع کے بارے میں فقہاء کے اقوال ذیل میں درج کیے جاتے ہیں:

احناف کے ہاں حقِ شرب کی بیع کے بارے میں مختلف اقوال ہیں۔ بعض کے ہاں اس کی بیع جائز نہیں ہے اور بعض نے عرف کی بنیاد پر اس کی بیع کو جائز قرار دیا ہے۔ اس کی وجہ غالباً یہ ہے کہ جن فقہاء نے حقِ شرب کی بیع کو جائز قرار نہیں دیا، انہوں نے غرر (18) اور جہالت (19) کی وجہ سے اس سے منع کیا ہے۔

ابنِ ہمام فرماتے ہیں:

چونکہ حقِ شرب، پانی کے ایک حصّے سے متعلق ہے، جس کی مقدار مجہول ہے لہٰذا اس کی بیع جائز نہیں ہوگی اس وجہ سے مشائخ بخارا نے مستقلاً اس کی بیع سے منع کیا ہے۔ (20)

بابرتی لکھتے ہیں:

ظاہر الرّوایۃ میں حقِ شرب کی بیع کو جہالت کی وجہ سے ناجائز کہا گیا ہے۔ (21)

علامہ سرخسی فرماتے ہیں:

متأخرین مشائخ میں سے بعض نے بیع حقِ شرب کے جواز کا فتویٰ دیا ہے، اگرچہ اس کے ساتھ زمین کی بیع نہ کی جائے۔ ان حضرات نے ایسا بعض شہروں کے عرف کی بنیاد پر کہا ہے۔ انھوں نے استصناع کو بھی تعامل کی وجہ سے جائز کہا ہے، اگرچہ قیاس کا تقاضا اس کے خلاف تھا۔ اسی طرح زمین کے بغیر شرب کی بیع بھی عرف کی وجہ سے جائز ہوگی۔ (22)

حنفی فقہاء کی ان آراء سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگر شرب کا تعین کر کے غرر و جہالت دور کر دی جائے تو اس کی خرید و فروخت جائز ہوگی۔

مالکیہ کے ہاں حقِ شرب کی بیع مطلقاً جائز ہے۔ المدونۃ الکبریٰ میں ہے:

''میں نے پوچھا کہ اگر میں ایک دن کا حقِ شرب بیچوں تو یہ جائز ہوگا؟ امام مالکؒ نے فرمایا کہ ہاں! جائز ہے۔ میں نے پوچھا کہ اگر میں نے اپنا حصہ بیچا تو اصل حقِ شرب بیچ دیا حالانکہ میرے لیے بارہ دنوں میں ایک دن ہے، کیا پھر بھی اس کی بیع جائز ہوگی؟ آپ نے فرمایا: ہاں! میں نے عرض کیا کہ اگر میں اصل حق کو نہ بیچوں بلکہ ایک دن کا پانی بیچوں مثلاً جب میرا دن آئے تو اس دن جتنا پانی ہو وہ بیچ دوں تو کیا یہ امام مالکؒ کے قول کے اعتبار

سے جائز ہوگا؟ انھوں نے فرمایا: ہاں!‘‘(23)

حقِ شرب کی بیع کے بارے میں حنابلہ کے دو اقوال ہیں بعض کے ہاں اس کی بیع جائز نہیں ہے۔ مگر اکثر اس کی بیع کے جواز کے قائل ہیں اور اس میں ہر طرح کے تصرّف کو جائز قرار دیتے ہیں۔(24)

شافعیّہ بھی حقِ شرب کی بیع کے جواز کے قائل ہیں۔(25)

د۔ حقِ مسیل (پانی بہانے کا حق):

حقِ مسیل، گھر یا کھیت کی ضرورت سے زائد، استعمال شدہ یا بارش کے پانی کے بہانے کے حق کو کہتے ہیں۔

احناف میں سے ابنِ عابدین فرماتے ہیں:

”لا يصح بيع حق التسييل“(26)

ہدایہ میں ہے: ’’وبيع مسيل الماء وهبته باطل“(27)

(پرنالے کی بیع اور اس کا ہبہ باطل ہے۔)

درّالمختار میں حقِ مرور اور حقِ مسیل کے درمیان فرق کی وجہ یہ بتائی گئی ہے کہ حقِ مرور کی بیع اس لیے جائز ہے کہ اس کا محل معلوم ہے جو کہ راستہ ہے۔ لیکن پانی بہنے کی جگہ غیر متعین ہونے کی وجہ سے مجہول ہے کیوں کہ یہ معلوم نہیں کہ کس قدر زمین زیرِ آب آئے گی۔(28)

شافعیّہ، حنابلہ اور مالکیہ حقِ شرب کی طرح حقِ مسیل کی بیع کے جواز کے بھی قائل ہیں۔(29)

ھ۔ حقِ جوار (پڑوس کا حق):

اپنے گھر کے اندر کے تصرّفات میں پڑوسی کی رعایت کے حق یا پڑوسی کے مکان سے استفادہ کرنے کے حق کو حقِ جوار کہا جاتا ہے۔

فقہاء کرام نے حقِ جوار کی خرید و فروخت کے حوالے سے جو مباحث بیان کیے ہیں ان میں بالعموم پڑوسی کے صحن کی طرف روشن دان، کھڑکی یا دروازہ کھولنا، پڑوسی کی دیوار پر لکڑی رکھنا یا کیل لگانا وغیرہ شامل ہیں۔

احناف حقِ جوار کی بیع کے جواز کے بظاہر قائل نہیں ہیں، مگر اس کی وجہ انھوں نے یہ بتائی ہے کہ دیوار پر رکھی جانے والی لکڑی یا بنائی جانے والی چھت وزن کے اعتبار سے کم یا زیادہ ہو سکتی ہے اور وزن کی زیادتی سے دیوار کے مالک کو ضرر پہنچ سکتا ہے۔(30)

احناف کی بیان کردہ اس وجہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر لکڑی یا چھت کے وزن کا تعین کر لیا جائے تو اس کی بیع جائز ہو گی۔

شافعیّہ کے نزدیک حقِ جوار کی خرید و فروخت جائز ہے۔علامہ شاطری فرماتے ہیں:

دیوار پر لکڑی رکھنے اور چھت یا عمارت بنانے کے حق کی بیع جائز ہے۔(31)

حنابلہ بھی حقِ جوار کی بیع کے جواز کے قائل ہیں :علامہ بھوتی فرماتے ہیں:

کسی دوسرے شخص کی دیوار میں دروازہ کھولنے کے لیے مخصوص حصّہ خریدنا جائز ہے۔(32)

مالکیہ کے ہاں بھی حقِ جوار کی بیع جائز ہے۔المدونۃ الکبریٰ میں ہے:

''میں نے پوچھا کہ اگر کوئی شخص اپنی دیوار کی لکڑی کی جگہ فروخت کرے تا کہ خریدنے والا شخص اپنی لکڑی اس پر رکھ سکے تو کیا یہ جائز ہے؟انہوں نے جواب دیا :ہاں !یہ بھی امام مالکؒ کا قول ہے بشرطیکہ اس لکڑی کا وصف بیان کر دے جو دیوار پر رکھی جائے گی۔''(33)

اس تفصیل سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ حقِ مرور، حقِ شرب، حقِ تعلّی ،حقِ مسیل اور حقِ جوار کی بیع شافعیّہ اور حنابلہ کے ہاں مطلقاً جائز ہے۔ مالکیہ کی بعض فروع سے بھی ایسا ہی معلوم ہوتا ہے جب کہ متاخرین فقہاءِ احناف کے نزدیک قولِ مختار یہ ہے کہ ان حقوق میں سے جو حقوق اعیانِ ثابتہ سے متعلق ہیں، وہ بھی حکماً مال ہیں اور ان کی خرید و فروخت جائز ہے مثلاً حقِ مرور، حقِ شرب، حقِ مسیل اور حقِ جوار، لیکن اس جواز کی شرط یہ ہے کہ اس میں کوئی مانع مثلاً غرر اور جہالت موجود نہ ہو۔حقِ تعلّی کے بارے میں البتہ ان کی رائے یہ ہے کہ اس کی بیع جائز نہیں ہے اس لیے کہ حقِ تعلّی کسی پائیدار شے سے متعلق نہیں ہے۔

حقوقِ ارتفاق کے سوءِ استعمال کو تعسّفِ ارتفاقی کہا جا سکتا ہے۔حقوقِ ارتفاق میں تعسّف کی مثال یہ ہے کہ کسی شخص کے پانی کے گزر کر آنے کی جگہ ہو جو کسی دوسرے شخص کی ملک میں ہو تو مالک کے لیے اس سے روکنا درست نہیں ہے۔(34) اسے حقِ المسیل کہا جاتا ہے۔اور اگر کسی شخص کے گھر یا زمین میں قدیم زمانے سے بارش کے پانی کی گزرگاہ ہو جو پڑوسی کے گھر یا زمین سے آ رہا ہو تو پڑوسی کے لیے اس کو روکنا جائز نہیں۔(35)

حقوقِ ارتفاق کے حوالے سے فقہاء نے حوائجِ ضروریہ کو دیگر سے الگ کیا ہے۔ چنانچہ کسی کے ایسے منافع کا روکنا جو حوائجِ اصلیہ سے نہ ہوں، جیسے نظارہ یا دھوپ وغیرہ جن میں زیادہ ضرر نہیں ہے، اور ان میں حوائجِ اصلیہ سے روکنے میں فرق ملحوظ رکھا ہے۔حوائجِ ضروریہ کی مثالوں میں روشنی کا بند کرنا شامل ہے۔صاحبِ مجلۃ الاحکام لکھتے ہیں:

''اگر کوئی شخص اپنا مکان بنائے جس کی وجہ سے اس کے پڑوسی کی کھڑکی بند ہو جائے اور اتنی کم روشنی میں

رہ جائے کہ اس میں آدمی پڑھ بھی نہ سکے تو وہ اپنے اس ضرر کو دور کرنے کا مجاز ہوتا ہے۔تب یہ نہیں کہا جا سکتا کہ دروازے سے آنے والی روشنی ہی کافی ہے کیوں کہ گھر کا دروازہ سردی کے باعث بند کیا جا سکتا ہے۔تاہم اگر اس جگہ دو کھڑکیاں ہوں تو ان میں سے ایک کو بند کیا جا سکتا ہے کیوں کہ اس صورت میں ضرر اتنا بڑا نہیں ہے۔" (36)

حقوقِ آسائش:

حقوقِ آسائش یا Easement سے مراد وہ خاص حقوق ہیں جو غیر منقولہ جائیداد سے وابستہ ہوتے ہیں۔ یہ قدیم حقوق ہیں جو اُس وقت سے موجود ہیں جب سے انسان نے معاشرتی زندگی کا آغاز کیا اور ایک دوسرے کے ہمسایہ کی حیثیت سے زندگی بسر کرنے اور ایک دوسرے کے حقوق کا احترام کرنے کا طریقہ اختیار کیا۔ جب انسان نے یہ طے کر لیا کہ ہر شخص کو جائیداد کی بلا شرکت غیرے ملکیت کی اجازت ہونی چاہیے تو اگلا قدم ایک ایسے منصفانہ اصول پر اتفاقِ رائے تھا جس کی رو سے ہر ایک اپنی جائیداد پر بایں طور تصرف کر سکے کہ اس کے ہمسایہ کو اپنی جائیداد سے استفادہ کرنے میں دشواری نہ ہو۔ یہی اصول درحقیقت حقوقِ آسائش کی بنیاد ہے۔

انگلستان میں حقوقِ آسائش اوّلاً ڈینش (Danish) اور سیکسن (Saxon) کے رواجوں کے تحت وقوع پذیر ہوئے۔ بعد ازاں رومن لاء کے قواعد و نظریات سے متاثر ہوئے اور چند صدیوں کی نشوونما کے بعد یہ قوانین کا ایک اہم اور معتبر ذریعہ بن گئے۔ پھر یہ مختلف قانونی ترامیم کے بعد English Prescription Act, 1832 کے طور پر نافذ ہوئے۔آج کل انگلستان میں یہی قانون نافذ العمل ہے۔برِّصغیر پاک و ہند میں حقوقِ آسائش کا قانون Easement Act, 1882 کے عنوان سے نافذ العمل ہے۔

Indian Easement Act, 1882 میں حقِ آسائش کی تعریف یوں کی گئی ہے:

An easement is a right which the owner or occupier of certain land possesses, as such, for the beneficial enjoyment of that land. (37)

(حقِ آسائش ایسا حق ہوتا ہے جو کہ زمین کا مالک یا قابض رکھتا ہے تاکہ اس اراضی سے استفادہ کر سکے۔)

عدالتی فیصلہ کی رو سے آسائشِ ضروریہ کے حق کا مطالبہ صرف اس صورت میں کیا جا سکتا ہے جب عدالت میں یہ ثابت کر دیا جائے کہ بلا حصول حقِ مذکورہ ، اس جائیداد سے استفادہ ممکن نہیں۔(38) عدالتی مقدمات میں خصوصی طور پر یہ قرار دیا گیا کہ کسی کو ایسا کوئی حقِ آسائش حاصل نہیں کہ پڑوسی کی زمین پر لٹکتی ہوئی اپنے درخت کی شاخوں پر سے پڑوسی کی زمین پر جا کر پھل اکٹھے کرے۔(39) اس لیے کہ یہ آسائشِ ضروریہ میں شامل نہیں۔

حقِ آسائش کی رو سے ایک پڑوسی کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اپنے پڑوس میں تعمیر ہونے والی کسی عمارت پر اعتراض کر سکے بشرطیکہ:

1. وہ اپنا روشنی یا ہوا کا حق، یا حقِ خلوت ثابت کر سکے۔
2. یہ ثابت کرے کہ اِس تعمیر کی وجہ سے اِن حقوق کے حصول میں خلل واقع ہو گا یا اُس کے یہ حقوق ختم ہو جائیں گے۔ (عدالتی فیصلوں کی رو سے جب تک یہ ثابت نہ کر دیا جائے کہ عمارت کا کوئی منظور شدہ نقشہ موجود تھا یہ باور کرنا قبل از وقت ہوگا کہ پڑوسی کے حقِ آسائش کو تحفظ فراہم کیا گیا ہے۔)(40)

حقوقِ آسائش کی تقسیم:

حقوقِ آسائش کے قانون Easement Act, 1882 کی رو سے جن حقوق کو بالوضاحت تسلیم کیا گیا ہے وہ حسبِ ذیل ہیں:

1. راستہ کا حق
2. روشنی اور ہوا کا حق
3. گھر کے پانی کے اخراج کا حق
4. سہارے کا حق
5. بنجر زمین پر مویشی چرانے کا حق
6. ماحولیاتی آلودگی سے تحفظ کا حق

1۔ راستہ کا حق (Right of Way)

مذکورہ ایکٹ Easement Act میں اس حوالے سے جو تمثیلات بیان ہوئی ہیں ان میں سے دو مثالیں حسبِ ذیل ہیں:

1. A, as the owner of a certain house, has a right of way thither over his neighborur Bs land for purposes connected with the beneficial enjoyment of the house. This is an easement.

3. A, as the owner of a certain house, has the right to go on

his neighbours Bs land, and to take water for the purposes of his household out of a spring therein. This is an easement.(41)

(الف ایک مالک کی حیثیت سے اپنے مکان کے سلسلے میں ہمسائے ب کی اراضی پر راستے کا ایک حق رکھتا ہے تاکہ وہ مکان کے استفادہ کے مقصد کو عمل میں لا سکے۔) راستہ کا حق عام طور پر بطور آسائش ضروریہ کے پیدا ہوتا ہے جو کہ دفعہ 13 قانون حقوقِ آسائش(Easement Act, 1882) کے مطابق ہے۔)(42)

الف مکان کے مالک کی حیثیت سے اپنے ہمسائے ب کی زمین پر جانے کا حق رکھتا ہے اور وہاں پر موجود چشمے سے اپنے گھر کی ضروریات کے لیے پانی بھی لا سکتا ہے۔ یہ بھی ایک حقِ آسائش ہے۔)

2۔ روشنی اور ہوا کا حق(Right to Light & Air)

کامن لاء(common law) میں کسی زمین کے مالک کو روشنی سے متعلق حق حاصل نہ تھا۔ یعنی ہر شخص اپنی زمین پر یہ خیال کیے بغیر تعمیر کر سکتا تھا کہ اس کے ایسا کرنے سے جو روشنی اس کی زمین پر پہنچتی تھی اس میں مداخلت پیدا ہو سکتی ہے۔ روشنی کی آسائش ایک عام حق ہے جو زمین کی ملکیت اور اس کے استعمال سے وجود میں آتی ہے، اور جس کی وجہ سے ملحقہ زمین کے مالک یا قابض کو اس امر سے باز رکھا جا سکتا ہے کہ وہ ایسی عمارت کھڑی کرے یا دوسرے کی زمین پر کوئی ایسی چیز رکھے جس سے اس کی روشنی میں رکاوٹ پیدا ہو۔(43)

Easement Act, 1882 میں قرار دیا گیا ہے کہ:

The right of every owner of land to have so much light and air as pass vertically thereto.(44)

(اراضی کے مالک کا حق کہ وہ اتنی روشنی اور ہوا حاصل کر سکے جو کہ عموداً گزرتی ہو۔)

3۔ گھر کے پانی کا اخراج(Discharging Household Water)

گھر کے عام پانی کا اخراج اور اسے دوسرے کی زمین پر سے گذارنا ایک حقِ آسائش ہے۔(45) اسی طرح اوپر کی سطح والی زمین کے مالک کو یہ حق حاصل ہے کہ اس کی زمین پر قدرتی طور پر اکٹھا ہونے یا گرنے والے پانی کو متصل مکانات کے مالک، جو نچلی سطح پر ہیں، قدرتی بہاؤ کے رخ پر بہنے دیں۔(46)

آج کے دور میں حقوقِ ارتفاق میں ہمسائے کی زمین سے بجلی، سیوریج، ٹیلیفون اور گیس کی لائینوں کا

گزارنا بھی شامل ہے۔اسے انگریزی میں(Utility Easement) کہا جاتا ہے۔

4۔ سہارے کا حق(Right of Support)

زمین کے مالک کا یہ فطری حق ہے کہ وہ اپنی ملکیت کو محفوظ بنائے۔ پڑوس کی زمین جس سے مالک کی زمین کو سہارا ملتا ہو اسے بایں طور ہٹانے کی اجازت نہیں دی جاسکتی جس سے مالک کی زمین کو نقصان پہنچنے کا احتمال ہو، تا آنکہ اس کا کوئی متبادل انتظام نہ کر دیا جائے۔ایک عمارت کے سہارے کا حقِ آسائش ملحقہ زمین اور ملحقہ عمارت سے حاصل ہوتا ہے۔چنانچہ زمین کا ہر مالک اپنے حقِ ملکیت کی وجہ سے یہ حق بھی رکھتا ہے کہ وہ پڑوس میں واقع زمین کے ایسے استعمال کو روک سکے جس کی وجہ سے اس کی زمین کو قدرتی طور پر حاصل شدہ مدد (Support) ختم ہونے کا خدشہ ہو۔

اس حوالے سے نقصان پہنچانے کی ایک صورت یہ ہو سکتی ہے کہ زمین کا مالک اپنی زمین کے اُس سرے سے جو ہمسائے کی زمین سے متصل ہو، مٹی اس حد تک ہٹائے کہ وہ ہمسایہ کی زمین کے لئے باعثِ نقصان ہو۔ ہمسائے کے ایسے عمل سے یہ باور کیا جائے گا کہ اس نے پہلوی سہارے(Lateral Support) کا حق تلف کیا ہے۔(47)

Easement Act, 1882 کی رو سے:

The right of every owner of land that such land, in its natural condition, shall have the support naturally rendered by the subjacent and adjacent soil of another person.(48)

(اراضی کے مالک کا حق کہ وہ دوسرے کے نیچے کی یا متصلہ زمین سے قدرتی مدد حاصل کرے۔)

5۔ بنجر زمین پر مویشی چرانا(Grazing Cattle on Waste Land)

زمیندار کے کاشتکار یہ حق آسائش رکھتے ہیں وہ اپنی مقبوضہ زمیندار کی بنجر زمینوں پر مویشی چرائیں۔(49)

6۔ ماحولیاتی آلودگی سے تحفظ کا حق:

ماحولیاتی آلودگی سے تحفظ کی چند تمثیلات درج ذیل ہیں:

The right of every owner of land that the air passing thereto shall

not be unreasonable polluted by other persons.

The right of every owner of a house that his physical comfort shall not be interfered with materially and unreasonably by noise or vibration caused by any other person.(50)

(اراضی کے ہر مالک کا حق کہ اس کے ہاں سے گزرنے والی ہوا میں غیر مناسب آلودگی پیدا نہ کی جائے۔
مکان کے مالک کا حق کہ اس کی شخصی آسودگی میں نہ تو مادی طور پر دخل اندازی ہو اور نہ کسی دوسرے شخص کی طرف سے غیر مناسب شور پیدا کیا جائے۔)

حقوقِ ارتفاق کا تصوّر اسلامی قانون میں حقوقِ آسائش کے قریب المعنی ہے۔ اس حوالے سے اگر چہ فقہاءِ اسلام نے اصولاً یہ نقطہ نظر اختیار کیا ہے کہ مالک کو اپنی ملک میں بلاشرکتِ غیرے تصرف کا اختیار حاصل ہے تاہم اسے دوسرے کے حق میں بے ضرر ہونے کے ساتھ مشروط بھی کر دیا ہے۔ شرح مجلۃ القوانین الشرعیۃ کے مؤلف لکھتے ہیں:

"لصاحب الملک ان یتصرف فی ملکه کیف شاء ولا یمنع الشخص من تصرفه ما شاء، ما لم یضر بغیره ضررا بیّنا"(51)

(مالک اپنی ملک میں جیسے چاہے تصرّف کر سکتا ہے، اور کسی کو بھی اس کی ملک میں حسبِ منشاء تصرّف کرنے سے اس وقت تک نہیں روکا جا سکتا جب تک اس کے اس تصرّف کے نتیجہ میں دوسرے کو بڑا ضرر رہوتا ہو۔)

اپنی ملک میں تصرف کے حوالے سے اسلام نے خاص طور پر پڑوسی کی رعایت کا حکم دیا ہے اور اس کے لیے شرعاً ایسے حقوق مقرر کر دیے ہیں جن کی وجہ سے پڑوسی اپنی ملک میں بے قید تصرف کا مجاز نہیں ہوتا۔ پڑوسی کے حقوق کا ثبوت کئی نبوی ارشادات سے ہوتا ہے مثلاً:

1. "لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ لَا يَأْمَنُ جَارُهُ بَوَائِقَهُ"(52)

(وہ شخص جنت میں داخل نہ ہوگا جس کے پڑوسی اس کی تکالیف سے امن میں نہ ہوں۔"

2. "أتدرون ما حق الجار ؟ إن استعانک أعنته، وإن استقرضک أقرضته ، وإن افتقر عدت علیه، وإن مرض عدته، وإن مات شهدت جنازته، وإن أصابه خیر هنأته، وإن أصابته مصیبة عزیته، ولا تستطیل علیه بالبناء ، فتحجب عنه الریح إلا بإذنه، وإذا شریت فاکهة فاهد

لـه، فـإن لـم تفعل فأدخلها سرا ، ولا يخرج بها ولدك ليغيظ بها ولده، ولا تؤذه بقيثار قدرك إلا أن تغرف له منها، فما زال يوصيهم بالجار حتى ظننا أنه سيورثه"(53)

(کیا آپ جانتے ہو کہ پڑوسی کا حق کیا ہے؟ اگر وہ آپ سے مدد مانگے تو اس کی مدد کرو، اگر وہ قرض مانگے تو اسے قرض دو اگر وہ نادار ہو جائے تو اس کی معاونت کرو، اگر وہ بیمار پڑ جائے تو اس کی بیمار پرسی کرو، اگر وہ مر جائے تو اس کے جنازہ میں شرکت کرو اگر اسے کوئی خیر پہنچے تو اس پر خوشی کا اظہار کرو، اگر اسے کوئی مصیبت پہنچے تو اس کی دلجوئی کرو، اپنی عمارت کو اس کی مرضی بغیر اتنا اونچا نہ کرو کہ اس کی ہوا بند ہونے لگے، جب پھل خرید و تو اسے ہدیہ بھیجو، اگر اسے ہدیہ نہیں بھیج سکتے تو اسے مخفی طور پر گھر لاؤ، اور اپنے بچے کو پھل وغیرہ کے ساتھ باہر نہ نکالو کہ اسے دیکھ کر پڑوسی کا بچہ للچائے۔ اور اپنی ہانڈی کی خوشبو سے پڑوسی کو تکلیف نہ دو، الّا یہ کہ تم اس میں سے اس کو بھی بھیجو، نبی اکرم ﷺ نے پڑوسی کے حقوق کے بارے میں اس قدر تاکید فرمائی کہ ہمیں یہ گمان ہونے لگا کہ کہیں پڑوسی کو وراثت میں حصّہ دار نہ بنالیا جائے۔)

پڑوسی کے حوالے سے فقہاء نے ضررِ شدید اور ضررِ خفیف میں فرق کیا ہے۔ مجلۃ الاحکام العدلیۃ میں ہے:

ان ذرائع کے مفقود ہونے کو ضررِ فاحش میں نہیں شمار کیا جائے گا جو ایسے منافع سے متعلق ہیں جو ضروریاتِ اصلیہ سے نہیں، جیسے دھوپ کا رکنا، ہاں البتہ اس سے روشنی بھی رکتی ہو تو یہ ضررِ فاحش میں شمار ہوگا۔ اگر کوئی شخص نئے گھر کی تعمیر کرے جس کی وجہ سے اس کے پڑوسی کی کھڑکی بند ہو جائے اور اتنی کم روشنی رہ جائے کہ اس میں وہ پڑھ بھی نہ سکے تو وہ اپنے اس ضرر کو دور کرنے کا مجاز ہوگا۔ تب یہ نہیں کہا جا سکتا کہ دروازے سے آنے والی روشنی ہی کافی ہے کیوں کہ گھر کا دروازہ سردی کے باعث بند کیا جا سکتا ہے۔ تاہم اگر اس جگہ دو کھڑکیاں ہوں تو ان میں سے ایک کو بند کیا جا سکتا ہے کیوں کہ اس صورت میں ضرر اتنا بڑا نہیں ہے۔(54)

اسی طرح فقہ میں ہمسائے کے حقِ خلوت کو بھی تسلیم کیا گیا ہے۔ شرح مجلۃ القوانین الشرعیۃ والأحکام العدلیۃ کے مؤلف لکھتے ہیں:

عورتوں کے ٹھہرنے کی جگہوں جیسے صحن اور باورچی خانہ وغیرہ کا دیکھنا ضررِ فاحش میں شمار ہوتا ہے، اگر کوئی اپنے پرانے گھر میں نئی کھڑکی بنائے یا نیا گھر تعمیر کرتے ہوئے اس میں کھڑکی رکھے جس سے وہ پڑوسی کے صحن یا باورچی خانے پر نظر رکھ سکے تو اسے دفعِ ضرر کی بنیاد پر اس سے روکا جائے گا۔ ہاں البتہ اگر کھڑکی اتنی اونچی بنائے جو انسانی قد سے اونچی ہو تو پڑوسی کو اس احتمال اور (اس مفروضے کے پیشِ نظر) روکنے کا حق نہیں کہ وہ اس جگہ سیڑھی

رکھ کر اس کے گھر میں نہ جھانکے، کیونکہ اس کی بنیاد وہم پر ہے اور محض وہم کی بنیاد پر پڑوسی کو ایسا کرنے سے منع نہیں کیا جا سکتا۔(55)

پانی کے اخراج کے حق کے حوالے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عصرِ خلافت کی ایک مثال یہ ہے کہ جب محمد بن مسلمہؓ اپنی مملوکہ زمین سے ضحاک کو پانی کی نالی گزارنے کی اجازت نہیں دے رہے تھے تو حضرت عمرؓ نے محمد بن مسلمہؓ کو مجبور کرتے ہوئے انھیں حق کے ناجائز استعمال سے روک دیا۔ جب وہ کسی طور اجازت دینے کے لیے تیار نہ ہوئے تو حضرت عمرؓ نے اس پر اپنی شدید ناپسندیدگی کا اظہار فرماتے ہوئے قسمیہ انداز میں فرمایا ''بخدا، یہ نالی ضرور گزرے گی، خواہ اسے تمہارے پیٹ پر سے ہی گزارنا پڑے۔''(56)

خلاصہِ کلام یہ ہے کہ حقوقِ آسائش کے نام سے جو حقوق مغربی قوانین سے اخذ کئے گئے ہیں ان کی نسبت شریعت کے عطا کردہ حقوقِ ارتفاق کہیں زیادہ وسیع اور جامع ہیں اور چودہ سو سال سے زائد عرصہ سے اسلامی ممالک میں رائج رہے ہیں نیز چونکہ ان حقوق کا ماخذ وحی الٰہی (قرآن وسنت) ہے اس لئے ان کی اہمیت محض قانونی وقضائی ہی نہیں بلکہ دیانی بھی ہے۔

حوالہ جات

1۔ حقِ ارتفاق (Easement) اپنی زمین اور جائیداد سے مطلوبہ فائدہ اٹھانے یا مملوکہ زمین سے استفادے کی خاطر دوسرے کی زمین استعمال کرنے کے حق کو کہتے ہیں۔(الجرجانی علی بن محمد :التعریفات، 1/53)

2. قدری پاشا :مرشد الحیران، مادہ:37

3. الأتاسی، محمد خالد ومحمد طاهر :شرح المجلة، 2/121

4۔ بیع کی تعریف کے بارے میں فقہاء کی آراء سے اس بات کی وضاحت ہوتی ہے کہ جن فقہاء نے بیع کی تعریف مال کا تبادلہ مال سے کرنا سے کی ہے اور مال کے مفہوم کو عین کے ساتھ خاص کیا ہے، انہوں نے ان حقوق کی بیع سے منع کیا ہے۔ کیوں کہ یہ حقوق مادی نہیں ہیں اور جن فقہاء نے بیع کی تعریف کے ساتھ منافع کو بھی شامل کیا ہے۔انھوں نے ان حقوق کی بیع کو جائز قرار دیا ہے۔

5. الحصکفی، علاء الدین:الدر المختار، 5/80

6. المرغینانی، علی بن ابی بکر :الهدایة شرح بدایة المبتدی، 3/46

7. الحصکفی، علاء الدین:الدر المختار، 5/80

8. ابن عابدين، محمد امين :حاشية رد المحتار على الدر المختار، 5/199

9. الشروانى، عبد الحميد :حواشى الشروانى على تحفة المحتاج بشرح المنهاج، 4/215

10. البهوتى، منصور بن يونس :شرح منتهى الإرادات المسمى دقائق أولى النهى، 2/5

11. مالک بن أنس، الامام :المدونة الكبرى، 10/218

12. حقِ تعلّی مکان کی چھت پر مکان بنانے کے حق کو کھتے هیں. (د .محمد روا قلعة جى و د .حامد صادق قنيبى :معجم لغة الفقهاء ، 1/137)

13. ابن عابدين، محمد امين :حاشية رد المحتار على الدر المختار، 5/52

14. المرغينانى، على بن ابى بكر :الهداية شرح بداية المبتدى، 3/46

15. الشاطرى، احمد بن عمر :الياقوت النفيس فى مذهب ابن ادريس، 74

16. البهوتى، منصور بن يونس :كشاف القناع عن متن الإقناع، 3/403، 444؛ابن تيمية تقى الدين احمد بن عبد الحليم :المحرر فى الفقه على مذهب الإمام أحمد بن حنبل، 1/343

17. مالک بن أنس، الامام :المدونة الكبرى، 4/219

18۔ بیعِ غرر ایسی بیع ہے جس میں مبیع کے ضائع ہونے کی وجہ سے معاہدہ فسخ ہونے کا خدشہ ہو یا جس کا انجام نامعلوم ہو کہ وہ ہوگی یا نہیں۔ (الجرجانى على بن محمد :التعريفات، 1/69،208)

19۔ جہالت سے مراد کسی چیز کی قیمت یا مبیع کے بارے میں لاعلمی ہے۔ (د .محمد روا قلعة جى و د .حامد صادق قنيبى :معجم لغة الفقهاء ، 1/168)

20. ابن الهمام، السيواسى :فتح القدير، 6/429

21. البابرتى، محمد بن أحمد الحنفى :العناية شرح الهداية، 6/428

22. السّرخسى، محمّد بن أبى سهل :المبسوط، 23/171

23. مالک بن أنس، الامام :المدونة الكبرى، 4/289-290

24. ابن قدامة، عبد اللّٰه بن أحمد، المقدسى :المغنى، 4/298

25. الخطيب الشربينى، محمد :مغنى المحتاج إلى معرفة ألفاظ المنهاج، 2/191

26. الحصكفى، علاء الدين:الدر المختار، 5/80

27. المرغينانى، على بن ابى بكر :الهداية شرح بداية المبتدى،3/46

28. الحصكفى، علاء الدين:الدر المختار، 5/80؛المرغينانى، على بن ابى بكر :الهداية

شرحب داية المبتدى،3/46

29. مالک بن أنس، الامام :المدونة الكبرى، 6/192؛ابن قدامة، عبد اللّٰه بن أحمد، المقدسی :المغنی، 4/547

30. الكاسانی، أبوبكر بن مسعود :بدائع الصنائع فی ترتيب الشرائع، 4/181

31. الشاطرى، احمد بن عمر :الياقوت النفيس فی مذهب ابن ادريس، 74

32. البهوتی، منصور بن يونس :كشاف القناع عن متن الإقناع، 3/408

33. مالک بن أنس، الامام :المدونة الكبرى، 4/218

34. لجنة مكونة من عدة علماء وفقهاء فی الخلافة العثمانية :مجلة الاحكام العدلية، المادة (6)

35. ابن عابدين:حاشية رد المحتار على الدر المختار، 4/183

36. لجنة مكونة من عدة علماء وفقهاء فی الخلافة العثمانية :مجلة الاحكام العدلية،

37. Indian Easement Act, 1882, Article 4

38. 1993 MLD 1677

39. AIR 1950 Mad. 598

40. 1990 CLC 1842

41. Indian Easement Act, 1882, Article 4 (Illustration Nos. a & b)

42. AIR 1959 Pat. 463

43. 1904 AC 179

44. Indian Easement Act, 1882, Article 7 (Illustration Nos. d)

45. AIR 1936 All. 90

46. PLD 1962 Pesh. 98

47. AIR 1983 Kar. 177

48. Indian Easement Act, 1882, Article 7 (Illustration No. e)

49. AIR 1953 Sau 39

50. Indian Easement Act, 1882, Article 7 (Illustration Nos. b & c)

51. يوسف آصاف :مرآة المجلة شرح مجلة القوانين الشرعية والأحكام العدلية، 128،

المادة 1192 المطبعة العمومية، مصر 1894

52. مسلم بن الحجاج بن مسلم القشيرى :صحيح مسلم، حديث نمبر 66، 1/161، كِتَاب الْإِيمَانِ ، بَاب بَاب بَيَانِ تَحْرِيمِ إِيذَاءِ الْجَارِ

53. الطبرانى، ابو القاسم، سليمان بن احمد :مسند الشاميين للطبرانى، حديث نمبر 2373، 7/144

54. لجنة مكونة من عدة علماء وفقهاء فى الخلافة العثمانية :مجلة الاحكام العدلية،

55. يوسف آصاف :مرآة المجلة شرح مجلة القوانين الشرعية والأحكام العدلية، 135، المادة 1203، 1204، المطبعة العمومية، مصر 1894

56. حديث :عَنْ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ أَنَّ الضَّحَّاكَ بْنَ خَلِيفَةَ سَاقَ خَلِيجًا لَهُ مِنْ الْعُرَيْضِ فَأَرَادَ أَنْ يَمُرَّ بِهِ فِي أَرْضِ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ فَأَبَى مُحَمَّدٌ فَقَالَ لَهُ الضَّحَّاكُ لِمَ تَمْنَعُنِي وَهُوَ لَكَ مَنْفَعَةٌ تَشْرَبُ بِهِ أَوَّلًا وَآخِرًا وَلَا يَضُرُّكَ فَأَبَى مُحَمَّدٌ فَكَلَّمَ فِيهِ الضَّحَّاكُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَدَعَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مُحَمَّدَ بْنَ مَسْلَمَةَ فَأَمَرَهُ أَنْ يُخَلِّيَ سَبِيلَهُ فَقَالَ مُحَمَّدٌ لَا فَقَالَ عُمَرُ لِمَ تَمْنَعُ أَخَاكَ مَا يَنْفَعُهُ وَهُوَ لَكَ نَافِعٌ تَسْقِي بِهِ أَوَّلًا وَآخِرًا وَهُوَ لَا يَضُرُّكَ فَقَالَ مُحَمَّدٌ لَا وَاللَّهِ فَقَالَ عُمَرُ وَاللَّهِ لَيَمُرَّنَّ بِهِ وَلَوْ عَلَى بَطْنِكَ فَأَمَرَهُ عُمَرُ أَنْ يَمُرَّ بِهِ فَفَعَلَ الضَّحَّاكُ

(مالک بن انس، الامام :الموطأ، حديث نمبر 2761، 4/1080، كِتَاب الْأَقْضِيَةِ، بَاب الْقَضَاءِ فِي الْمَرْفِقِ)

مصادر ومراجع

1. القران الكريم

2. ابن الهمام، محمد بن عبد الواحد، السيواسى :فتح القدير، دار الفكر، بيروت، س.ن

3. ابن تيمية تقى الدين احمد بن عبد الحليم :المحرر فى الفقه على مذهب الإمام أحمد بن حنبل، مكتبة المعارف، الرياض، الطبعة :الثانية، 1404ھ/1984م

4. ابن عابدين، محمد امين الشهير :حاشية رد المحتار على الدر المختار، دار الفكر للطباعة والنشر والتوزيع، بيروت، لبنان، 1415ھ/1995م

5. ابن عابدين، محمد امين الشهير :حاشية رد المحتار على الدر المختار، دار الفكر للطباعة

والنشر والتوزيع، بيروت، لبنان، 1415هـ/1995م

6. ابن قدامة، عبد اللّٰه بن أحمد، المقدسى :المغنى، مكتبة القاهرة، 1388هـ/1968م

7. الأتاسى، محمد خالد ومحمد طاهر :شرح المجلة، مطبعة حمص، حمص، 1937م

8. البابرتى، محمد بن أحمد الحنفى :العناية شرح الهداية، دار الفكر، س.ن

9. البهوتى، منصور بن يونس :شرح منتهى الإرادات المسمى دقائق أولى النهى، عالم الكتب، بيروت، 1996م

10. البهوتى، منصور بن يونس :كشاف القناع عن متن الإقناع، تحقيق :هلال مصيلحى مصطفى هلال، دار الفكر، بيروت، لبنان، 1402هـ

11. الجرجانى، على بن محمد :التعريفات، تحقيق :إبراهيم الأبيارى، دار الكتاب العربى بيروت، الطبعة الأولى ، 1405

12. حامد صادق قنيبى :معجم لغة الفقهاء ،

13. الحصكفى، علاء الدين :الدر المختار، دار الفكر، بيروت، لبنان، 1386هـ

14. الخطيب الشربينى، محمد :مغنى المحتاج إلى معرفة ألفاظ المنهاج، دار الفكر، بيروت، لبنان، س.ن

15. السّرخسى، محمّد بن أبى سهل :المبسوط، تحقيق :خليل محى الدين الميس، دار الفكر للطباعة والنشر والتوزيع، بيروت، لبنان، الطبعة :الأولى، 1421هـ/2000م

16. الشاطرى، احمد بن عمر :الياقوت النفيس فى مذهب ابن ادريس، دار الشروق، 1979م جده

17. الشروانى، عبد الحميد :حواشى الشروانى على تحفة المحتاج بشرح المنهاج،

18. الطبرانى، ابو القاسم، سليمان بن احمد :مسند الشاميين للطبرانى،

19. قدرى پاشا :مرشد الحيران، المطبعة الاميرية، ببولاق، مصر، 1308هـ

20. الكاسانى، أبوبكر بن مسعود :بدائع الصنائع فى ترتيب الشرائع، دار الكتب العلمية، بيروت، لبنان، الطبعة :الثانية 1406هـ/1986م

21. لجنة مكونة من عدة علماء وفقهاء فى الخلافة العثمانية :مجلة الاحكام العدلية، المحقق : نجيب هواوينى، نور محمد، كارخانه تجارتِ كتب، آرام باغ، كراتشى

22. مالک بن أنس، الامام :المدونة الكبرى، دار صادر ، بيروت ، لبنان، س.ن

23. مالک بن انس، الامام :الموطأ، دار القلم دمشق الطبعة :الاولی، 1413هـ/1991م

24. المرغینانی، علی بن ابی بکر :الهداية شرح بداية المبتدی، المحقق :طلال یوسف، دار احیاء التراث العربی -بیروت -لبنان

25. مسلم بن الحجاج بن مسلم القشیری :صحیح مسلم، دار السلام الریاض، 2002م

26. یوسف آصاف :مرآة المجلة شرح مجلة القوانین الشرعية والأحكام العدلية، المطبعة العمومية، مصر 1894

27. Indian Easement Act, 1882

28. All India Reporter (AIR(1936, 1950All1953, 1959, 1968, 1983